واعظ الجمعہ

پندرہویں شعبان کے فضائل و احکام

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

پندرہویں شعبان کے فضائل وآحکام

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

پندرہویں شعبان کے فضائل واَحکام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

شبِ براءت (نَجات والی رات)

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی نے دن ورات کو پیدا فرما کر، ان میں سے بعض کو خاص امتیاز بخشا، انہیں میں ماہِ شعبان المعظم کی پندرہویں شب (جسے شبِ براءت یعنی نَجات والی رات کہا جاتا ہے) کو بھی خاص اَہمیت سے سرفراز فرمایا۔ یہ ایک ایسی مبارک رات ہے جس میں اللہ تعالی اپنے بندوں پر خاص نظرِ رحمت فرماتا ہے، اہلِ ایمان پر خصوصی کرم کرتے ہوئے ان کی بخشش ومغفرت فرماتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ يَطْلُعُ عَلَى عِبَادِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَيُمْلِي الْكَافِرِيْنَ، وَيَدَعُ أَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتَّى يَدَعُوْهُ»[1] "یقیناً اللہ تعالی شعبان کی پندرہویں رات اپنے بندوں پر خاص تجلّی فرماتا ہے، مؤمنوں کو بخش دیتا ہے، کافروں کو ڈھیل دیتا ہے، اور آپس میں کینہ وعداوت (دشمنی) رکھنے والوں کو چھوڑے رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے دل سے عداوت نکال دیں"۔

میرے دوستو اور بزرگو! حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِـمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ»[2] "اللہ تعالی شعبان کی پندرہویں رات خاص تجلّی فرماتا ہے، اور مشرِک وچغلخور کے سوا سب کی بخشش فرما دیتا ہے"۔ لہذا ہمیں ہر اُس فعل سے بچنا لازم وضروری ہے، جو ہمارے پروَردگار عزّوجلّ کی ناراضگی کا سبب ہوکر، ہماری بخشش ومغفرت میں رکاوٹ کا باعث بنے۔

شبِ براءت میں قبرستان جانا

جانِ برادر! اس رات قبرستان جانا بھی سنّتِ مستحبہ ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے ایک رات رسولِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

(١) "المعجم الكبير" باب اللام ألف، ما أسند أبو ثعلبة، ر: ٥٩٣، ٢٢/ ٢٢٤.

(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب إقامة الصلاة والسنّة فيها، ر: ١٣٩٠، صـ٢٣٤.

کو اپنے گھر میں نہ پایا، تو میں آپ علیہ السلام کی تلاش میں نکلی، کیا دیکھتی ہوں کہ آپ مدینۂ منوّرہ کے قبرستان بقیع میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: «أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ!» "کیا تمہیں ڈر تھا کہ اللہ اور اُس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟" میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی اَور زَوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ عزّوجلّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ»[1] "اللہ تعالی شعبان کی پندرہویں رات آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا، اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرماتا ہے"۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس رات قبرستان جائیں، اپنی آخرت کی فکر کریں؛ کہ وہ لوگ ہم سے پہلے دنیا سے چلے گئے، اور ہمیں بھی بالآخر اس دارِ فنا سے اُس دارِ بقا کی طرف جانا ہے، اپنے رب کے حضور حاضر ہوکر تمام اعمال کا حساب دینا ہے، تو ضروری ہے کہ اپنے تمام گناہوں، بالخصوص بغض وکینہ اور عداوت ودشمنی سے سچی توبہ کریں!۔

دوسری حدیثِ پاک میں فرمایا: «فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِينَ، وَيَرْحَمُ الْـمُسْتَرْحِمِينَ، وَيُؤَخِّرُ أَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ»[2] "بخشش چاہنے والوں کی

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الصوم، ر: ٧٣٩، صـ١٨٧.

(٢) "شُعب الإيمان" ٢٣- باب في الصيام، ر: ٣٨٣٥، ٣/ ١٤٠٦.

مغفرت فرماتا ہے، رحم کے طلبگاروں پر رحم فرماتا ہے، اور بُغض وعداوت (دشمنی) رکھنے والوں کو ان کے حال پر ہی چھوڑ دیتا ہے"۔

مغفرتِ عامّہ

پیارے بھائیو! حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَطَّلِعُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا لِاثْنَيْنِ: (١) مُشَاحِنٍ، (٢) وَقَاتِلِ نَفْسٍ»[١] "شعبان کی پندرھویں رات اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے، سوائے دو ۲ کے باقی سب کی مغفرت فرمادیتا ہے: (۱) کینہ پرور (۲) اور کسی کو ناحق قتل کرنے والا"۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ إِلَّا رَجُلٍ مُشْرِكٍ، أَوْ فِي قَلْبِهِ شَحْنَاءُ»[٢] "اللہ عَزَّوَجَلَّ پندرھویں شعبان کی رات آسمانِ دنیا کی طرف تجلّی فرماتا ہے، اور دل میں بُغض وعداوت رکھنے والے، اور مشرِک (کافر) کے سوا سب کی مغفرت فرمادیتا ہے"۔

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمرو، ر: ٦٦٥٣، ٢/ ٥٨٩.

(٢) "شُعب الإيمان" ٢٣- باب في الصيام، ر: ٣٨٢٧، ٣/ ١٤٠٣.

حضرت سیّدنا عثمان بن ابی العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، نَادَى مُنَادٍ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيه، فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ شَيْئاً إِلَّا أُعْطِيَ، إِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكٌ»[1] "جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے، تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے، کہ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اس کی مغفرت کردُوں! ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کردُوں! سوائے بدکار عورت اور مشرِک (کافر) کے، جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے"۔

دوسری حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: «لَا يَنْظُرُ اللهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ، وَلَا إِلَى مُشَاحِنٍ، وَلَا إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ، وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ، وَلَا إِلَى عَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ، وَلَا إِلَى مُدْمِنِ خَمْرٍ»[2] "اس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ مشرِک (کافر)، کینہ پرور، قطعِ رحمی کرنے والے (رشتہ داری توڑنے والے)، تکبّر سے کپڑا لٹکانے والے، والدین کے باغی ونافرمان، اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا"۔

---

(١) "شُعب الإيمان" ٢٣- باب في الصيام، ر: ٣٨٣٦، ٣/ ١٤٠٦.

(٢) "شُعب الإيمان" ٢٣- باب في الصيام، ر: ٣٨٣٧، ٣/ ١٤٠٧.

بخشش سے محروم لوگ

حضراتِ گرامی قدر! مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا، کہ کچھ بدنصیب لوگ اپنی بداعمالیوں کے باعث، اس قدرِ عظیم اور عام رحمت والی رات میں بھی، اللہ واحد وقہّار کی نظرِ کرم اور بخشش ومغفرت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پندرہویں شعبان کا روزہ

برادرانِ اسلام! جہاں دیگر مہینوں اور مقدّس ایّام میں روزہ رکھنے کی فضیلت ہے، وہیں ماہِ شعبان کی پندرہ ۱۵ کو روزہ رکھنا بھی باعثِ اجر وثواب ہے، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا؛ فَإِنَّ اللهَ ﷻ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَلَا مُسْتَغْفِرٍ لِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ! أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ! أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ! أَلَا كَذَا...، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ»[1] "جب پندرہ ۱۵ شعبان کی رات آئے، تو اس میں قیام یعنی عبادت کرو، اور اس کے دن میں روزہ رکھو، کہ اس رات اللہ تعالی سورج غروب ہوتے ہی، آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرما کر ارشاد فرماتا ہے، کہ ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی کا طلبگار کہ اسے

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتابُ إقامة الصَّلاة والسنّة فيها، ر: ۱۳۸۸، صـ۲۳٤.

روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے عافیت عطا کرُدوں! ہے کوئی ایسا ...! ہے کوئی ایسا ...! یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو جائے"۔

پانچ مبارک راتیں

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «خمسُ ليالٍ لا تُردُّ فيهنّ الدّعوةُ: (١) أوّلُ ليلةٍ من رجب، (٢) وليلةُ النِّصف من شعبان، (٣) وليلةُ الجمعة، (٤) وليلةُ الفِطر، (٥) وليلةُ النَّحر»[1] "پانچ ۵ راتیں ایسی ہیں، جن میں دعا ردّ نہیں ہوتی: (۱) رجب کی پہلی رات، (۲) شعبان المعظّم کی پندرہویں شب یعنی شب براءت، (۳) شبِ جمعہ، (۴) شبِ عید الفطر یعنی چاندرات، (۵) اور شبِ نحر یعنی ذو الحجۃ الحرام کی دسویں شب"۔

عزیز دوستو! حضرتِ سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبیٔ رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَن أَحيَا اللَّيَالِي الخمس، وَجبتْ لَهُ الْجنَّةُ: (١) لَيْلَةَ التَّروِيَة، (٢) وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ، (٣) وَلَيْلَةَ النَّحْر، (٤) وَلَيْلَةَ الْفِطر، (٥) وَلَيْلَةَ النّصْف من شعْبَان»[2] "جس نے ان پانچ ۵ راتوں میں جاگ کر

---

(١) "تاريخ دِمشق" تحت ر: ٢٦٠٣، ١٠/ ٤٠٨.

(٢) "الترغيب والترهيب" كتاب العيدَين والأُضحِية، ر: ٢، ٢/ ٩٨.

عبادت کی، اس کے لیے جنّت واجب ہو گئی: (۱) شبِ تَرویہ، یعنی آٹھویں ذی الحجہ، (۲) شبِ عرَفہ، یعنی نویں ذی الحجہ، (۳) قربانی کی رات، (۴) شبِ عید الفطر، (۵) اور شعبان کی پندرہویں شب"۔

بیداریٔ شبِ براءت

محترم بھائیو! "علمائے شام کا بیداریٔ شبِ براءت میں ایک قول ہے، کہ مسجدوں میں اجتماعی طَور پر بیداری مستحب ہے۔ یہ قول اکابر تابعین مثل حضرت خالد بن معدان اور لقمان بن عامر کا ہے، امامِ مجتہد اسحاق بن راہُوَیہ نے بھی اس بارے میں ان کی مُوافقت فرمائی ہے"[1]۔

شبِ براءت اور آتشبازی

برادرانِ اسلام! شبِ براءت، دوزخ کی آگ سے نَجات، چھٹکارے اور آزادی کی رات ہے، لیکن بدقسمتی سے آج بہت سے مسلمان اسلامی تعلیمات، اور علمائے دین کی صحبتِ بابرکات سے دُوری کے باعث، بے راہ رَوی کا شکار ہوکر، اپنے ہی ہاتھوں اپنا مال فضول خرچ کرکے، آتشبازی کا سامان خریدتے، اور آخرت کی تباہی وبربادی مول لیتے ہیں۔ یقیناً یہ کام حرام اور جُرم ہے؛ کہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً (٢٦) إِنَّ الْـمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ

---

(١) "مَراقي الفلاح" كتاب الصّلاة، صـ١٥٤.

كَفُوراً﴾(١) "کسی طرح بے جا خرچ نہ کیا کرو! کیونکہ فضول خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروَردگار کا بہت بڑا ناشکرا ہے"۔

عزیزانِ محترم! شیخِ محقّق عبد الحق محدِّث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "یہ کام بُری بدعات میں سے ہے، جو ہندوستان کے کئی شہروں میں لوگوں نے رَواج دے رکھا ہے، جیسے (پندرہ شعبان کی رات) آگ سے کھیلنا، اور تماشہ کرنے کے لیے جمع ہونا، گندھک (مثلاً بارود) جلانا وغیرہ"(٢)۔

اقوالِ علمائے کرام

علّامہ ابن الحاج مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اس رات کے بڑے فضائل ہیں، یہ بڑی خیر والی رات ہے، ہمارے اَسلاف کِرام اس کی بڑی تعظیم کیا کرتے، اور اس رات کے آنے سے پہلے ہی اس کی تیاری کرلیتے تھے"(٣)۔

علّامہ ابن نُجیم مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "شعبان کی پندرہویں رات کو بیدار رہ کر عبادت کرنا مستحب ہے"(٤)۔

---

(١) پ١٥، الإسراء: ٢٦، ٢٧.

(٢) "ما ثبتَ من السنّة" شهر شعبان، المقالة ٣، صـ٢٨٢.

(٣) "المَدخل" ليلة نصف شعبان، ١/ ٢٩٩.

(٤) "البحر الرائق" كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ٢/ ٩٢، ٩٣ بتصرّف.

شب براءت میں کرنے کے کام

آخر میں اس مبارک رات میں کرنے والے کیا کیا کام ہیں؟ ان کا ذکر کیا جاتا ہے؛ تاکہ اِفراط وتفریط سے بچتے ہوئے، اس رات کے فضائل کو سمیٹا جا سکے:

(۱) نمازِ عشاء اور نمازِ فجر باجماعت کا اہتمام۔

(۲) اس رات میں کثرتِ عبادت کی توفیق ہو یا نہ ہو، گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا، بالخصوص ان گناہوں سے جو اس رات کے فضائل سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔

(۳) اس رات میں توبہ واِستغِفار اور کثرت سے دُرود وسلام کا خاص اہتمام، اور ہر قسم کی رُسومات اور فُضول کاموں سے اجتناب کرنا۔

(۴) اپنے اور پوری امّت کے لیے ہر قسم کی خیر کی دعا۔

(۵) بقدرِ استطاعت ذِکر واَوراد، نوافل اور تلاوتِ قرآن پاک کا اہتمام۔

(۶) اگر بآسانی ممکن ہو تو پندرہ ۱۵ شعبان کا روزہ رکھنا۔

واضح رہے کہ مذکورہ تمام اعمال شب براءت کا لازمی حصہ نہیں، بلکہ ان کا ذکر محض اس لیے ہے کہ ان میں مشغولی کے سبب ہر قسم کے گناہوں سے بچ کر، اجر وثواب کا ذخیرہ اکٹھا کیا جا سکے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں پندرہ ۱۵ شعبان المعظم میں بھی زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیشہ مخلوق

کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ اپنی سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارا خاتمہ بالخیر فرما، یہود و ہنود، اور تمام دشمنانِ اسلام کی بیہودہ رُسومات سے بچا، ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد و اتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں ایسا بندہ بنا جو تجھے اور تیرے حبیبِ کریم ﷺ کو پسند آجائے، اے اللہ! ہمیں اعمالِ صالحہ کی توفیق اور خاتمہ بالخیر کی نعمتِ عظمٰی عطا فرما، اے اللہ! ہماری، ہمارے نسل در نسل بچوں، اور تمام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرما، اے اللہ! ہمیں جنّت میں داخلہ اور جہنم سے نجات عطا فرما، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما، ہمیں دنیا میں بھلائی دے، اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، ہمیں عذابِ دوزخ سے محفوظ فرما، ہمیں عبادت پر خوب استقامت عطا فرما، ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے

لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، ان کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے

حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.